جنگلی حیات اور اسلامی تعلیمات

Wild life and Islamic Teachings

عباد الرحمان[i] محمد ایاز[ii]

Abstract

Islamic teaching provides guidance in every walk of life whether they are related to the necessities of life, Medicare, or luxuries of life. By following directives of Islam we can provide solution to every problem including environmental pollution. Environmentalists say that it is necessary that one fourth of the land should be covered with forests in order to provide congenial atmosphere for life. Shortage of forests put negative effects on the economy of a country; especially those countries whose economy is entirely based on agriculture. Wildlife has an important role in sustenance of the forests. Human being and wildlife is closely dependant on each other for a better life.

In this scenario, preservation of the wildlife has got international importance. As a matter of fact, for the last fourteen hundred years, these guidelines have been provided in the Islamic teachings. According to Islam, plantation of trees carries great divine reward in the life hereafter and the unnecessary and mass killing of animals is considered a sin. Following these guidelines, protection of forests can be guaranteed.

This article focuses on Islamic teachings which ordain the protection of forests and wildlife as a religious obligation.

اسلامی تعلیمات زندگی کے تمام امور میں راہنمائی فراہم کرتی ہے، چاہے اس کا تعلق ضروریات زندگی سے ہوں، یا سہولیات، علاج اور اسائش سے ہوں، ان تعلیمات پر عمل کرنے میں ہم ماحولیاتی آلودگی سمیت ہر مسئلے کا حل نکال سکتے ہیں۔ ماہرین ماحولیات کے کہنے کے مطابق زمین پر زندگی کے سازگار ماحول

i اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، زرعی یونیورسٹی، پشاور

ii اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، زرعی یونیورسٹی، پشاور

کے لئے ایک چوتھائی حصے پر جنگلات کا ہونا ضروری ہے، خصوصاً جن ممالک کی معیشت کا انحصار زراعت پر ہے، جنگلات کی کمی سے ان کی معیشت پر منفی اثر پڑتا ہے، جنگلی حیوانات جنگلات کے توازن میں اہم کردار ادا کرتے رہتے ہیں جن کی بقا میں انسانی زندگی کی بقا ہے، اس اہمیت کے پیش نظر جنگلی حیات کا تحفظ عالمی اہمیت کا موضوع بن چکا ہے، اسلامی تعلیمات میں چودہ سو سال سے ایسی ہدایات موجود ہیں، جن میں درخت لگانے کو اخروی ثواب کا ذریعہ ٹھہرایا ہے اور جانوروں کی بے دریغ اور بے فائدہ قتل کو گناہ قرار دیا ہے، ان تعلیمات پر عمل کرنے سے جنگلات کی حفاظت ممکن بنائی جاسکتی ہے، اس مقالے میں اسلام کی وہ تعلیمات بیان ہوئی ہیں، جس میں جنگلات اور جنگلی حیات کے تحفظ کی ترغیب دے کر اسے مسلمانوں کے لئے مذہبی فریضہ ٹھہرایا گیا ہے۔

لفظ "جنگل" کی تحقیق

خودرو درختوں کی کثرت کا مقام جنگل کہلاتا ہے [1]۔ درخت اور خودرو نباتات جو کہ کثرت سے ہوں اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں [2]۔ نباتات کے ایسے ذخائر کو جو زیادہ تر درختوں پر مشتمل ہوتے ہیں جنگلات کہا جاتا ہے [3]۔ پھر جب کسی جگہ درخت اور جھاڑیوں کی کثرت ہو تو وہاں پر حیوانات جمع ہوتے ہیں اسی وجہ سے موجودہ زمانے میں درختوں اور جھاڑیوں اور جنگلی حیوانات کے مجموعہ کو جنگلی حیات کہا جاتا ہے۔ جنگلات کا انسانی زندگی سے گہرا تعلق ہے سب سے پہلے انسان آدمؑ کو اللہ تعالیٰ نے جنت میں بسایا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

> وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلاَ مِنْهَا رَغَداً حَيْثُ شِئْتُمَا وَلاَ تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الْظَّالِمِينَ [4]
>
> "اور ہم نے حکم دیا: اے آدم! رہا کرو تم اور تمہاری بیوی بہشت میں پھر کھاؤ دونوں اس میں سے بافراغت جس جگہ سے چاہو اور نزدیک نہ جاؤ اس درخت کے ورنہ تم بھی انہیں میں شمار ہو جاؤ گے جو اپنا نقصان کر بیٹھتے ہیں۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو حکم دیا ہے کہ وہ اور اس کی بیوی جنت میں رہا کرے، آیت کا مفسرین کرام نے جو معنی و مفہوم لیا ہے وہ اپنی جگہ بالکل درست ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں بیک وقت بہت سی حکمتیں ہوتی ہیں، یہاں پر آدم علیہ السلام کو جنت میں بسانے میں آدم علیہ السلام کی عزت اور تکریم بھی مقصود تھی، مگر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آدمؑ کے بدن کو جنت کے خوشگوار ماحول کی ضرورت تھی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جنت میں کچھ خاص تربیت دینا مقصود تھا، جیسا کہ وَلاَ تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ اس درخت

کے قریب تم دونوں مت جانا" سے معلوم ہوتا ہے۔ جنگلات کے ذریعے جس طرح اللہ تعالیٰ نے زمین کے ماحول کو معتدل بنایا ہے اسی طرح جنگلات بہت سارے جانوروں کے لئے پناہ گاہ بھی ہوتا ہے۔

جنگلات اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے

جنگلات اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، جس کا تذکرہ قرآن کریم نے ایک جگہ بطور امتنان اور احسان کیا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

> أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ السَّمَاء مَاء فَأَنبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَّا كَانَ لَكُمْ أَن تُنبِتُوا شَجَرَهَا أَإِلَهٌ مَّعَ اللَّهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ[5]
>
> "بھلا کس نے بنائے آسمان اور زمین اور اتار دیا تمہارے لئے آسمان سے پانی، پھر اس کے ذریعے سے ہم نے رونق دار باغ اگائے تم سے تو ممکن نہ تھا کہ تم ان کے درختوں کو اگا سکو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے، بلکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ راہ سے مڑتے ہیں۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بطور امتنان بارش کے ذریعے باغات اور درختوں کی فراوانی کا ذکر کیا ہے، اور ناشکر لوگوں کے کردار پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔

جنگلات کی ضرورت

کسی بھی علاقے کی قدرتی ماحول اور ایکو سسٹم کو درست حالت میں برقرار رکھنے کے لئے وہاں کم از کم ایک چوتھائی رقبے پر جنگلات کا ہونا ضروری خیال کیا جاتا ہے، خاص کر زرعی معیشت پر انحصار کرنے والے علاقوں میں جنگلات کا رقبہ کم ہونے سے ان کی معیشت پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

درخت اور فصل لگانا صدقہ ہے

اسلام نے زمین کی آبادکاری کی ترغیب دی ہے قرآن کریم میں جگہ جگہ بطور انعام بارش اور بارش کے ذریعہ سے زمین کی شادابی، میوہ جات کی فراوانی ذکر موجود ہے اور حدیث میں بھی ترغیبات آئی ہیں۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

> مامن مسلم يغرس غرسا الاكان ما أكل منه صدقة وماسرق منه له صدقة وماأكلت الطير فهو له صدقه و لا يرزؤه أحد الاكان له صدقه[6].
>
> "جو کوئی مسلمان کھیتی باڑی کرتا ہے اور اس سے جو کوئی کھائے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور جو کوئی اس سے چوری کرے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور جو پرندے کھالیتے ہیں وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور جو کوئی اس سے جتنا بھی کم کرتا ہو گا وہ اس کے لئے صدقہ ہو گا۔"

حضرت جابرؓ بن عبد اللہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا:

لا يغرس رجل مسلم غرسا ولازرعاً فيأكل منه سبع او طائر أوشيئ الا كان له فيه اجراً [7].

"آپ فرماتے تھے جو کوئی مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا کوئی کھیت میں بیج بوتا ہے پھر اس سے کوئی درندہ کھائے یا پرندہ یا کوئی دوسری چیز تو یہ سب پر اس کے لئے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بدلہ ہے۔"

جانوروں کی وجہ سے اللہ انسانوں پر رحم فرماتا ہے

جانوروں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بارش برساتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

ولم يمنعوا زكاةاموالهم الامنعوا القطر من السماء ولو لا البهائم لم يمطروا[8].

"لوگ جب اپنی مالوں کی زکوۃ دینا چھوڑ دے تو اوپر سے بارش ہونا بند ہو جاتی ہے، اور اگر جانور نہ ہوتے تو بارش بالکل ہی نہ ہوتی۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر انسانوں کی بداعمالی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بارش روکنا چاہے تو بھی جانوروں کی وجہ سے بارش برساتا ہے تاکہ جانوروں کے لئے پانی اور چارہ کا سبب بنے۔

جانوروں کی وجہ سے زمین والے عذاب سے محفوظ رہتے ہیں

انسان کی نافرمانی کی وجہ سے اللہ تعالی جب کوئی عذاب بھیجنا چاہے، تو نوجوان اور بوڑے عبادت گذاروں دودھ پیتے بچوں اور جانوروں کی وجہ اللہ تعالی عذاب کو روک دیتا ہے، حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لولا شاب خشع و بهائم رتع و شيوخ ركع وأطفال رضع لصب عليكم العذاب صبا[9].

"اور اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کرنے والے نوجوان اور چرنے والے جانور اور بوڑھے عبادت گزار اور دودھ پینے والے بچے نہ ہوتے تو تم پر اللہ تعالیٰ کی عذاب آچکا ہوتا۔"

حیوانات کو بے مقصد قتل کرنا گناہ ہے

عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مامن انسان قتل عصفور ا فما فوقها بغير حقها الاسأله الله عزوجل قيل يا رسول الله و ما حقها قال يذبحها فيأكلها ولا يقطع رأسها يرمى بها [10].

"جس کسی نے چڑیا یا اس سے بڑھ کر کسی جانور کو بغیر کسی مقصد کے قتل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں پوچھیں گے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اس کا حق کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اس کو ذبح کر کے کھائے اور ایسا نہ کرے کہ سر کاٹ کر کے اس کو پھینکے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ شکار کے وہ غلط طریقے جس میں شکار کو ضائع کیا جائے یا اس کا نسل ہی ضائع ہو جائے، حرام ہے۔ مثلاً بارود یا زہریلی دوائی شکار کے جانوروں پر گرایا جائے۔ جس سے اس میں چھوٹے بڑے اور مقصد بے مقصد کے سارے جانور مر جائیں۔ شریعت کی نظر میں جائز نہیں، کیونکہ وہ ضائع ہو گئے۔ اس طرح مچھلیوں کے شکار کے وقت بجلی کا کرنٹ یا بارود کا استعمال کرنا جس سے چھوٹی نسل کے جانور بھی مر جاتے ہیں سب ناجائز ہے اور اس طرح نسل کو ختم کرنے کو فساد کہا گیا ہے جیسا کہ قرآن کریم نے منافق لوگوں کے بارے میں فرمایا ہے۔

سبزہ زاروں، فصلوں اور حیوانات کو ختم کرنا منافقانہ اعمال ہے

قرآن کریم نے منافقوں کی صفات کے بارے فرمایا ہے کہ ان کے پاس جب اختیارات آجاتے ہیں تو فساد کے کام کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں:

وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيِهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لاَ يُحِبُّ الفَسَادَ[11]

"اور جب پیٹھ پھیرتا ہے تو اس دوڑ دھوپ میں پھرتا رہتا ہے کہ شہر میں فساد کر دے اور کھیت اور مویشی کو تلف کر دے اور اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں فرماتا۔"

اس آیت کی تفصیل میں علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

اس سے منافق کا زمین میں فساد پھیلانے کے علاوہ دوسرا کوئی مقصد نہیں ہے فصل کی ہلاکت سے مراد جہاں پر فصل اور میوہ جات اگتی ہیں اور نسل کی ہلاکت سے مراد حیوانات کے نسل ہے جس کی بقاء سے لوگوں کی بقاء ہے[12]۔

حیوانات کے ساتھ احسان کرنا باعث ثواب ہے

ابوہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی راستے پر جارہا تھا کہ اسے پیاس لگی پانی کے لئے کنویں میں اترا پانی پیا اور اوپر آیا تو دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی وجہ سے زبان نکالا ہوا ہے، اس آدمی نے کہا یہ کتا بھی ایسی حالت کو پہنچا ہے جس کو میں پہنچا تھا، اپنا موزہ پانی سے بھر دیا اور اسے منہ میں پکڑ کر اوپر لایا اور کتے کو پانی پلایا، جس پر اس کی بخشش ہوئی، صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں حیوانات کے ساتھ احسان کرنے پر ثواب ملتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

فی کل کبد رطبة اجر "یعنی ہر تر جگر (کے ساتھ احسان کرنے) میں اجر ہے[13]۔"

جنگلات کے ذریعہ سے ماحول خوشگوار رہتا ہے بارشیں برابر ہوتی رہتی ہیں آبادی اور دیگر انسانی ضروریات کے لئے لکڑی اور گوشت بھی فراہم ہوتی رہتی ہے۔ جنگلی جانوروں کی وجہ سے عذاب ٹلتا ہے اور بارش ہوتی ہے۔ جانوروں کے شکار کرتے ہوئے بارود یا زہریلی دوائی کا استعمال ناجائز ہے کیونکہ اس کی وجہ سے چھوٹے بڑے اور مقصد بے مقصد کے سارے جانور مر جاتے ہیں، شریعت کی نظر میں یہ ناجائز ہے، اسی طرح مچھلیوں کے شکار کے وقت بجلی کا کرنٹ چھوٹی نسل کے مچھلیوں کو بھی ختم کر دیتا ہے۔

جانوروں کے ساتھ ذبح کرنے میں بھی احسان کرنے کا حکم ہے

جانوروں کے ساتھ احسان کا معاملہ کیا جائے یہاں تک کہ ذبح کرنے میں بھی احسان کا برتاؤ کیا جائے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں:

امر رسول اللہ بحد الشفاروأن توارى عن البهائم وقال اذا ذبح احدكم فليجهز[14]

"رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ چری تیز کیا جائے اور جانور کو ذبح کرتے وقت دوسرے جانوروں سے پردہ پر لے جائے اور ذبح کرنے میں جلدی کیا جائے۔"

جانور کو زخمی کرنا بدنما داغدار بنانا ناجائز ہے

جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک ایسے گدھے پر سے گذر نا ہوا جس کو چہرہ پر داغا گیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا:

لعن الله الذی وسمه[15] "اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اسی شخص پر جس نے اسے داغا ہے۔"

جانور کو اس کے بچوں کے ذریعے اذیت دینا ناجائز ہے

عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ ﷺ کسی ضرورت کے لئے نکلے ہم نے ایک پرندہ دیکھا جس کے ساتھ دو بچے تھے ہم نے اس کے دونوں بچے پکڑ لئے وہ پرندہ آیا اور اپنے پر پڑپڑانے لگی اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ آپہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو کس نے ان کے بچوں کے ذریعے تکلیف پہنچائی ہے اس کے بچوں کو واپس کر دو[16]۔

جانوروں کو آگ کے ذریعے اذیت نہ دی جائے

عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے چیونٹیوں کو آگ سے جلایا رسول اللہ ﷺ نے جب اس کو دیکھا تو فرمایا کس نے اسے جلایا ہے؟ ہم نے کہا کہ ہم نے، آپ ﷺ نے فرمایا آگ کے ذریعہ اذیت دینا کسی کے لئے جائز نہیں سوائے (اللہ تعالیٰ کے کہ وہ) آگ کے رب (ہے)[17]۔

جانور کے ساتھ احسان کرنے سے اللہ تعالی خوش ہوتا ہے

انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الخلق عيال الله فاحب الخلق من أحسن الى عياله[18]

"مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق میں زیادہ پسند وہ شخص ہے جو اس کے مخلوق کے ساتھ احسان کرے۔"

اسلام کے ان تعلیمات میں جانوروں کے ساتھ برتاؤ کے بارے میں ان کے حقوق مذکور ہیں، لیکن یہ اس کے بالکل منافی نہیں کہ اسلام نے بعض موذی جانوروں کے قتل کا حکم دیا ہے کیونکہ یہ بھی دراصل اللہ کی مخلوق اور اس کے بندوں کے ساتھ خیر خواہی کا تقاضا ہے[19]۔ جانور انسان کی سواری، گوشت، اور لباس پوشاک اور علاج وغیرہ کے کام آتے ہیں۔ جانوروں کی وجہ اللہ تعالی انسانوں نافرمانیوں کے باوجود اپنا عذاب ٹال دیتا ہے۔

حاصل بحث

اس مقالے میں مذکور آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے یہ بات واضح ہو گئی کہ اسلام نے جنگلات اور جنگلی حیوانات کی پائیدار حفاظت (conservation) کی ترغیب دی ہے اور اسے بے جا نقصان پہنچانا گناہ اور فساد ٹھہرایا ہے، اس مقالے کے حاصل شدہ نتائج کو مندرجہ ذیل سفارشات کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔

سفارشات

۱) جنگلی اور دیگر جانوروں کو فضول قتل نہ کیا جائے۔

۲) تمام جانداروں کے ساتھ احسان کا معاملہ کیا جائے۔

۳) جانوروں کو آگ کے ذریعہ اذیت نہ دی جائے۔

۴) جانورں کو اس کے بچوں کے ذریعہ اذیت نہ دی جائے۔

۵) چھوٹے اور کم عمر جانوروں کی ذبح اور شکار پر پابندی لگائی جائے۔

۶) جانوروں کو لڑانا حرام ہے۔

۷) جانوروں کے ساتھ ذبح کرنے میں بھی احسان کا برتاؤ کیا جائے۔

۸) زندہ جانور نشانہ کے طور پر نہ باندھا جائے۔

۹) جانوروں کو کھلانا اور پلانا باعث ثواب ہے۔

۱۰) درخت اور کھیتی لگانا صدقہ اور باعث اجر و ثواب ہے۔

۱۱) کبھی مسلمان کوئی عمل کرتا ہے جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے جس کا اس نے ارادہ بھی نہ کیا ہو پھر بھی اس عمل خیر کا ثواب اسے ملتا ہے۔

۱۲) خیر کا عمل اگر چھوٹا بھی ہو تو اس کو حقیر نہ سمجھا جائے جیسے پرندوں کو کھلانا۔

۱۳) جنگلات کی بے دریغ کٹائی ماحولیاتی آلودگی کا ذریعہ اس لئے یہ زمین میں فساد پھیلانے کے مترادف ہے۔

حواشی و حوالہ جات

1 صدیقی، بشیر احمد، جواہر اللغات (اردو)، کتابستان پبلشنگ کمپنی، اردو بازار لاہور مادہ "جنگل" ص:۲۵۹

2 ابن منظور، لسان العرب، مادہ "جنۃ" ج۱۳، ص:۱۰۰

3 نصیر اے چودھری، درخت اور ماحول:۶

4 سورۃ البقرۃ ۲:۳۵

5 سورۃ النمل ۲۷:۶۰

6 امام مسلم، مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، کتاب المساقات والمزارعۃ، باب فضل الغرض والزرع، قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

7 صحیح مسلم، کتاب المساقات، فضل الغرس والزرع، مسند احمد، من مسند القبائل، حدیث ام مبشر امرأۃ زید بن حارثہ

8 ابن ماجہ، ابو عبداللہ محمد بن یزید، السنن، کتاب الفتن باب العقوبات، آرام باغ کراچی

9 بیہقی، ابو بکر احمد بن الحسین، السنن الکبریٰ، مکتبہ دارالباز ۳:۳۴۵۔۔۔ مجمع الزوائد ۱۰: ۲۲۷۔۔۔ مصنف ابن أبی شیبہ ۷:۹۴

10 امام نسائی، ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب، السنن النسائی، کتاب الصید والذبائح، اباحۃ أکل العصافیر، قدیمی کتب خانہ کراچی، س۔ن۔۔۔ امام احمد، ابو عبداللہ احمد بن حنبل، مسند المکثرین من الصحابہ، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص

11 سورۃ البقرہ ۲:۲۰۵

12 ابن کثیر، ابو الفدا اسماعیل بن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۱: ۳۷۰، مکتبہ نزار مصطفی، مکۃ المکرمۃ، ۱۹۹۷ء

13 امام بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب المساقات، باب فضل سقی الماء--- صحیح مسلم، کتاب السلام، باب فضل سقی البھائم المحترمۃ وطعامھا

14 سنن ابن ماجہ، کتاب الذبائح، باب اذا ذبحتم فاحسنوا الذبح، مسند أحمد--- مسند المکثرین من الصحابہ، باقی مسند السابق

15 صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب النہی عن ضرب الحیوان فی وجھہ و وسمہ فیہ--- سنن أبی داوٗد، کتاب الجہاد، باب النہی عن الوسم فی الوجہ والضرب فی الوجہ

16 صحیح بخاری، کتاب المساقات، باب فضل السقی، صحیح مسلم، کتاب البر والصلہ، باب تحریم تعذیب الھرۃ ونحوھا من الحیوان

17 ابو داود سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن أبی داوٗد، کتاب الأدب، باب فی قتل الذر، ایچ ایم سعید کراچی، س۔ن

18 البیہقی، شعب الایمان ٦: ٤٣، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ١٤١٠ھ--- ابو سعید الہیثم بن کلیب الشاشی، مسند الشاشی، مکتبۃ العلوم والحکم ١: ٤١٩، المدینۃ المنورۃ، طبع ١٤١٠ھ

19 نعمانی، محمد منظور، معارف الحدیث ٦: ٣٣٦، دار الاشاعت کراچی